رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۱ فروری ۱۹۱۶ء | نمبر ۶

گلدستۂ اخبار

وائٹ ہیڈ سردیہ ایک فرانسیسی تارپیڈو پر سوار ہو کر لندن میں پہونچ گیا ہے۔ بڑے تپاک سے اس کا استقبال کیا گیا۔

ماہ جنوری میں برطانوی درآمد میں ۱۸۵۰۰۷۷ پونڈ کا اور برآمد میں ۸۵۰۹۵۷۵ پونڈ کا اضافہ ہوا۔

ماہ جنوری میں برطانوی برآمد ردی میں ۵۹۰۹۹۳ پونڈ کا اضافہ ہوا۔

۷ فروری کو فرانسیسی وزیر مال نے مسٹر میکینا سے ملکر ایک کانفرنس کی۔

فرانسیسی پریمیئر بریاں ایک ضروری دورہ پر اٹلی کو جا رہے ہیں۔

مسٹر ایڈورڈ کرزن جو بیمار تھے اُن کے ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہے کہ وہ پورے پورے طور پر آرام کریں۔

۱۴ فروری کو لندن کے سینٹ پال میں ملکہ معظم انگلستان فلارنس نائٹ انگیل میموریل کا افتتاح کرے گی۔

جرمنوں نے وارسا کے باشندوں پر ۵۰۰۰۰۰ مارک (ایک مارک ۱۳ شلنگ پنس کا ہوتا ہے۔) جرمانہ کیا ہے کیونکہ حال ہی میں جو آتش زدگی ہوئی تھی وہ جرمن ہیڈ کوارٹروں تک پہونچ گئی ہے۔

برلن میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ قیصر کا بیٹا شہزادہ اوسکر سر اور ران پر زخمی ہو گیا ہے۔ عین ابتدائے جنگ میں ۲۱ جولائی ۱۹۱۴ء میں اُس کی شادی ہوئی تھی۔

امریکہ کے ہاؤس آف ریپرزنٹیٹیو نے محکمہ جہازرانی کے سکریٹری مسٹر وانیل کی درخواست پر ٹورپیڈو ناٹس بنانے کے لئے نصف بلین ڈالر دینے کی اجازت دیدی ہے۔

سرکاری طور پر لندن میں اعلان کر دیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت ملک معظم کے بورڈنگ سٹیبل کا اصل جگہ دہ ابتائے ٹوور میں تھا آگ لگ گئی۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

ہسپانوی ڈاک کا اگنبوٹ کتالونیا نامی غلام کو جاتا ہے تاکہ کاروں سے ایک ہزار جرمنوں کو چڑھا دے جو ہسپانیہ میں روکے جائینگے۔

گورنر جنرل نے با اجلاس کونسل ہدایت دی ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعات ۳ سے ۸ تک کا نفاذ شہر رنگون امہرسٹ بیتین اور مانڈلے میں تاریخ اعلان ہی کے وقت سے ہو جائے۔

پنجاب ایروپلین فنڈ کی طرف سے ۴۵۰۰ پونڈ اور بھیجے گئے ہیں جن سے کل ۲۰۰۰۰ کی رقم ہو جائیگی۔ اس رقم سے ۳۲ ہوائی جہاز خریدے جا سکتے ہیں۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کی پہلی میٹنگ ۵ فروری کو فراہم ہوگی۔ نہ کہ ۹ تاریخ کو جیسا کہ حال میں خبر دی گئی تھی۔

تاربرقیات

لنڈن ۹ فروری - ایم مارسل ہٹوتین ایکوڈے پارس نامی فرانسیسی اخبار میں لکھتا ہوا کہتا ہے کہ اُس نے حال ہی میں فوجی اعلیٰ افسروں سے گفتگو کی ہے جس نے فلانڈرس آرٹیس اور وردون کی سمت میں جرمنوں کے ایک جارحانہ حملہ کی تیاریوں کی بابت خبر دی جو بہت جلد عملی صورت پکڑنیوالا ہے۔

امسٹرڈم ٹیلیگراف کو معلوم ہوا ہے کہ مہینوں سے جرمن لوگ بلجیم میں بندوقیں اور توپیں اور گولے فراہم کر رہے ہیں۔ بلجیم وسطی کی ہر ایک جگہ پر خصوصیت کے ساتھ فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جرمنوں کی تیاریاں گزشتہ چند ماہ کے مقابلہ میں اس وقت زیادہ زور دں پر ہیں۔ اس وقت اُن کا کام عظیم الشان ہے۔

ایک غیر جانبدار سلطنت کا شخص جو حال ہی میں جرمنی سے روم میں وارد ہوا ہے کہتا ہے کہ سامان جنگ کی فراہمی کے ذریعہ جرمنوں کے پاس بہت ہی کم ہیں اور آسٹریا کا سامان ایسا ہے کہ اُس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی نہیں۔ جرمنوں کے پاس سے تانبے کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اور کیمسٹوں کے پاس اب کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ اس کی تلافی میں استعمال کر سکیں۔

لنڈن ۹ فروری - ڈیلی میل کا کارسپانڈنٹ مقیمی راٹرڈم کہتا ہے کہ جرمن امرا اور گورنمنٹ نمایندوں کی میٹنگ خام اشیا کی قلت پر غور و فکر رہی ہے اور اُس کی نسبت گورنمنٹ کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ ماہ اپریل کے بعد اور مہیا نہیں کیجا سکتی۔ گورنمنٹ نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن ۹ فروری - میساگیرو کا نامہ نگار راوی ہے کہ سکوڈا کے کارخانوں کے ایک حصہ میں ایک تصادم واقعہ ہوا جس سے وہ حصہ بھی گر گیا جہاں ۱۲ انچی ہاوزر توپیں بنا کرتی تھیں۔

لنڈن ۹ فروری - امیر البحر کے دفتر سے ایک بیان شایع ہوا ہے کہ جس سے جرمن جھوٹ کا افشا ہوتا ہے کہ ایک زیپلین نے کروزر کیرولین کو ہمبر میں غرق کر دیا۔ اور کہ اس واقعہ میں بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ محکمہ امیر البحری کا بیان ہے کہ ہمبر یا کسی اور جگہ تو کیرولین اور نہ ہی کوئی اور جہاز پر بم گرایا گیا۔

پیرس کی خبر ہے کہ وزراے کیبنٹ اور سربرآوردہ آدمی زیپلین کے ہلاک شدہ آدمیوں کے جنازہ پر حاضر تھے۔ یہ نظارہ نہایت موثر تھا۔

لنڈن ۹ فروری - روم کارڈنیل مرسیئر اور بلجیم کے جرمن افسران کے درمیان خط و کتابت جرمن شورشوں اور مظالم کی بابت ہو رہی ہیں۔ اُن سے نہایت سنسنی خیز نقوش لوگوں پر ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۹ فروری - روم - پوپ نے حال میں سلطنتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ بلجیم کی بحالی کے لئے خط و کتابت اور بات چیت شروع کر دینا چاہئے۔ سلطنتوں نے بڑی ہمدردی سے باستقلال یہ کہکر اس بات سے انکار کر دیا۔ کہ جب تک جرمنی کو شکست نہ ہو جائے تب تک اس امر کا اقدام قرین مصلحت نہیں ہے۔

لنڈن ۹ فروری - پیرس - آج کے سہ پہر کے کمیونیک سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قابل رپورٹ بات مغربی رزمگاہ میں واقع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ ایک تار مظہر ہے کہ سب امن و امان ہے۔ مگر ہرٹ ٹونز کے ادھر اُدھر دشمن کی قدرے گولہ باری ہوتی رہی۔ اور ایسا ہی پیرس کرولس ریلوے کے نزدیک مخالف خندقوں کی گولہ باری جاری تھی۔

لنڈن ۹ فروری - پیرس کا ایک کمیونیک راوی ہے کہ مقام سینٹ سٹریٹ کے سامنے جو دشمن کی خندقیں ہیں۔ ہم نے ان پر بڑی موثر طور پر گولہ باری کی۔ ہماری گولہ باری سے ارٹائس میں اور اس کے شمال مشرقی جرمنی لائینوں میں بڑے بڑے تصادم برپا کئے۔ ہم نے شلیرین واقعہ شاہپین میں دشمن کے تار کے پھندوں کے پرے جو کپ سٹید کے علاقہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ تحقیقات کر لی ہے۔ اور دشمن کو پسپا کر دیا۔ روسیوں نے بوزنیا کے شمال میں ایک سرنگ اُڑا دی جس سے دشمن کی خندقیں برباد ہو گئیں پیادہ فوج نے جا کر خم خندق پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن پر گولہ باری کی۔ اُنہوں نے خندقوں میں بہت سی لاشیں پائیں۔

آتھینے کی خبر ہے کہ بادشاہ نے ایک ڈگری پر دستخط کر دی ہے کہ ان لوگوں کو جنگ پر بلائے جو ۱۸۹۲ء سے ۱۹۱۴ء کی جماعتوں سے متعلق ہیں اور جو باہر ہیں ماسوائے اُن کے جو روس ٹرکی بلغاریہ اور رومانیہ میں رہتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

جنگ کب ختم ہوگی

موجودہ جنگ یورپ نے اس قدر صعب صورت اختیار کی ہے اور کچھ ایسا ہی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے کہ اس کی ہیبت اور شدت سے اب دنیا کو سیری ہوگئی ہے۔ اور اب دنیا کے دل میں یہی بے قراری اور انتظاری ہے کہ جنگ جس قدر ہوسکے جلدی موقوف ہوجائے تو اچھا ہے۔ اسی بے قراری اور انتظاری میں ہر ایک مدبر اور ہر ایک شخص جس کو امورات جنگ میں کسیقدر دلچسپی ہے۔ اسی میعاد کے تعین میں مستغرق نظر آتا ہے کہ فلاں وقت تک جنگ بالضرور اور یقیناً ختم ہوجائے گی۔ اسی زمرہ میں ہمارا دوست اخیتی نظر امریکہ ہے جس کی رائے ہے کہ ۱۹۱۶ء کے اختتام تک جنگ کا خاتمہ ہوجائیگا چنانچہ ڈیلی ٹیلی گراف کے کارسپانڈنٹ مقیمی نیویارک کے اندازہ کے مطابق امریکن پبلک پریس کی بالاتفاق رائے یہ ہے کہ جرمن کی شکست بہت نزدیک ہے اور اس امر کی وجوہات امریکن نقطۂ خیال سے یہ ہیں۔ کہ جرمن میں خوراک کی سخت قلت ہے۔ اور حالت دن بدن ابتر ہورہی ہے۔ گزشتہ موسم گرما کی فصل جس پر جرمنی کا بہت کچھ انحصار تھا بوجہ شدید خشک سالی خراب ہوگئی ہے۔ اور عوام الناس کی اشیائے خوردنی ہوگئی ہے اور گوشت چربی اور دودھ کی ملک میں کمیابی کے سبب سے عوام کی خفگی اور اندیشہ بہت بڑھتا جارہا ہے۔ جرمنی کی اس خطرناک حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے امریکہ کے بڑے بڑے شہروں نیویارک۔ شیکاگو اور سینٹ لوئیس کے جرمن پریس (جرمنی پریس) غل مچا اور تقاضا کر رہا ہے کہ جرمن امریکن اہل شہر کا حق ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور لواحقوں کے پاس جو اپنے آبائی ملک میں بھوکوں مر رہے ہیں اور خاصکر شیرخوار بچوں کے لئے دودھ بھیجے۔ یہ امریکن باشندوں کی رائے ہے لیکن خواہ ہم اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں کہ جرمن فاقوں مر رہا ہے تو بھی یہ ایک بدیہی اور امر لاریب ہے کہ جرمنی میں اشیاء کی نہایت قلت اور اشد تنگی ہے۔

قطع نظر اشیائے خوردنی وارداتات ضروریہ کی گرانی اور قلت کے ایک اور وجہ ہے جو امریکہ کے باشندوں کو اس نتیجہ پر لے آئی ہے کہ جنگ بہت جلد ختم ہوجائیگا۔ اور وہ یہ ہے کہ جرمنی کا فوجی نقصان مدبران کی توقع اور تخمینہ سے کہیں زیادہ ہوچکا ہے۔ جیساکہ قابل اعتبار ذرائع سے معلوم ہوگیا ہے کہ جنگ کے ابتدائی سولہ مہینوں کے اندر جرمن کے ۳۵۰۰۰۰۰ آدمی مارے گئے زخمی ہوئے یا اسیر ہوکر چلے گئے ہیں۔ علاوہ اس پر یہ ہے کہ اس تعداد میں ان لوگوں کا شمار نہیں ہے جو امراض کا شکار ہوگئے ہیں۔ سپاہ اور اشیاء خوردنی کا ذخیرہ تقریباً خالی ہوگیا ہے۔ اور جب بالکل خالی ہوجائے گا تو ملک کے قوائے زندگی میں بالکل زوال آجائیگا۔ اور اس کی اصل وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ برطانیہ عظمے نے جرمنی کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اور ہر قسم کے اسباب آمدورفت معطل کردیئے ہیں۔ اور یہ پھندہ جو جرمنی کے گلے میں ڈالا گیا ہے ڈھیلا نہیں بلکہ دن بدن تنگ ہی ہوتا رہیگا تاوقتیکہ جرمنی آزاد نہ ہوجائے اور راستی انصاف اور انسانیت کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بج جاوے۔

مزید براں جرمنی کی مالی حالت بھی نہایت پریشان اور اندوہناک اور خطرات سے پُر ہے جس کی وجہ سے گمان اور زیادہ غالب ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۱۶ء کے اختتام تک بالضرور جنگ کا خاتمہ ہوجائیگا۔ چنانچہ ابتدائے جنگ سے جن امریکن ساہوکاران کا یورپی سرمایوں کے ساتھ آجتک تعلقات قائم رہا ہے وہ بھی ان لوگوں کے زمرہ میں سے ہیں جو جنگ کا روشن پہلو دیکھتے ہیں۔ وہ بھی زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ باوجود اپنی فوجی کامیابی کے جرمن ہارا گیا۔ ایک بین الاقوامی امریکن بنکر (ساہوکار) نے حال ہی میں اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کے کارسپانڈنٹ کو کہا کہ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ جرمن تمام لڑائیاں جیت رہا ہے اور تمام جنگ ہار رہا ہے؟ تمام سربرآوردہ امریکن مہتممان مال متفق الرائے ہوکر کہہ رہے ہیں کہ بلحاظ تجارت اور کفایت شعاری کے جرمنی کا چراغ ٹمٹما رہا ہے۔ سلطنت ہائے متوسط میں روزمرہ کی استعمالی اشیاء کی قیمت میں ۶۰ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے۔ رفتار گرانی کی یہاں ہی ختم نہیں ہوگئی۔ بلکہ خوفناک طور پر بڑھ رہی ہے اور اس نقطۂ خیال سے مہتممان مال کے دماغوں پر یہ امر نقش کالحجر ہوگیا ہے کہ جبکہ ٹیکس ادا کرنے والے حقیقت میں بھوکے ہوجاتے ہیں تو جنگ کا بالضرور خاتمہ ہوجایا کرتا ہے۔

گیلی پولی سے فوج کیوں نکال لیگئی؟

اگرچہ گیلی پولی سے فوج کا نکال لیا جانا عوام الناس کی نظر میں نہایت ناپسندیدہ اور بزدلانہ خیال

کیا جاتا ہے۔ گو ماہران فن محاربہ اور عاقلان سیاست وسلطنت کی نظر میں یہ عمل نہایت ہی پسندیدہ اور بیا ورانہ پر از منفعت اور مصلحت ہے۔ روس کے بحری اور بری فوجی حلقوں میں بھی اس عمل کو نہایت تحمل اور عمیق نظری سے دیکھا گیا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق ایسا کرنے سے اتحادی طاقت اور زیادہ وسیع پیمانہ پر ہم مرکز اور یکجا ہو جائیں گی۔ اور بلقانی جنگ کا جو اصل مدعا ہے وہ بھی بہت جلدی حاصل ہو جائیگا۔ نیز اگر ہم جنگ کی ابتدا اور موجودہ حالت پر غور کریں تو بھی یہ قرین مصلحت ہوتا ہے۔ کہ جب ٹرکی کے ساتھ ہماری گورنمنٹ کی جنگ شروع ہوئی تھی تو ابتدا میں لازم تھا کہ دردانیال کا محاصرہ کیا جاتا تاکہ ٹرکی کے عین قلب پر ضرب پڑے مگر یہ ضرورت اب نہیں ہے۔ کیونکہ دردانیال اور قسطنطنیہ پر اس وقت خود ہی قبضہ ہو جائے گا۔ جبکہ بلا تردد وکوشش اتحادی بیڑہ ترکی بلغاری فوج شکست کھا کر رہ جائے گی۔ مزید براں جبکہ سالونیکا میں اتحادی فوجوں کی ایک نہایت طاقتور جماعت موجود ہے۔ جس سے کہ برلن اور قسطنطنیہ کے درمیان راہ وربط کا دروازہ مسدود ہو سکتا ہے۔ اور ہو گیا ہے۔ تو دردانیال پڑ یا جائے بیٹھے رہنے میں فوج اور سامان جنگ اور وقت کے ضایع کرنے کے سوائے اور کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور یہ بھی کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے۔ کہ دردانیال پر سے محاصرہ چھوڑ دینے کے سبب سے ہمارے دشمنوں کو کچھ فائدہ ہو گیا۔ کیونکہ اتحادی بحری بیڑہ ابھی تک دشمنوں کے بحر مارمورا میں سے نکلنے اور داخل ہونے کی راہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھ مسدود کئے ہوئے ہے۔ روسی کرنل شمسکی دردانیال میں سے فوج ہٹا لینے کو فن سپہ سالاری کا ایک نیا اور نہایت قرین عقل انہد تصور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اور امور بھی ایسے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیلی پولی میں سے فوج نکالکر ہماری گورنمنٹ نے بڑی بھاری دانائی کی ہے جس سے کہ اس جنگ کا اصل مدعا بہت جلد حاصل ہو جانے کی توقع ہے

مسیح اللہ و مظہر اللہ ہر دو ہے

جب کوئی غیر مسیحی کسی مسیحی سے سوال کرتا ہے کہ تم اپنے خداوند کو کیا مانتے ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ جواب دیتا ہے کہ ہم مسیح کو مظہر اللہ مانتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند کی تعریف میں صرف مظہر اللہ کہہ دینے سے اُس کی حد تام نہیں بلکہ حد ناقص بیان ہوتی ہے۔ جیسے انسان کی حد تام حیوان ناطق ہے۔ لیکن نری فصل یا محض جنس یعنی وہ حیوان ہے۔ یا وہ ناطق ہے۔ اس کی حد تام نہیں۔ ایسا ہی ہم خداوند مسیح کو صرف مظہر اللہ کہہ کر اپنے مسیحی عقیدہ کی حد تام بیان نہیں کرتے۔ بلکہ یہ اُس کی حد ناقص کا بیان ہے۔ کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ ہمارا خداوند کامل خدا اور کامل انسان ہے۔ لیکن مظہر اللہ سے اُس کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ از ایں ہمہ کہ مظہر ظرف ہے اپنے مظروف یعنی اللہ کا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ظرف اپنے مظروف کا غیر ہوتا ہے ورنہ ظرف و مظروف میں امتیاز کیسا؟ اور اسی طرح ہم خداوند مسیح کو صرف اللہ کہہ کر اپنے عقیدہ کی حد تام بیان نہیں کرتے۔ کیونکہ مسیح محض اللہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ انسانیت کے مظہر میں اللہ کے ظہور کا نام مسیح یسوع ہے۔ پس ہمیں سائل پر اپنے عقیدہ کا کلی طور پر اظہار کرنے کے لئے خداوند کی تعریف میں کہنا چاہئے کہ وہ اللہ و مظہر اللہ ہر دو ہے۔ یعنی لفظ مسیح سے مراد ایک ظرف و مظروف ہستی ہے۔ جیسا کہ کلام مقدس میں آیا ہے۔ کہ کلام مجسم ہؤا۔ پس مسیح نہ تو نرے کلام کا نام ہے اور نہ محض جسم کا۔ بلکہ کلام مجسم کا۔ اور از ایں قبیل ہمارا خداوند صرف مظہر اللہ نہیں۔ بلکہ مظہر و شے ظاہر دونوں ہے۔

ایک ملحد کا ایمان لانا

اس جنگ نے ملاحدہ یورپ پر بھی بڑا بھاری اثر ڈالا ہے۔ ایسا کہ وہ اپنی حماقت اور خام خیالی سے کما ینبغی واقف ہو گئے ہیں۔ اور جان گئے ہیں کہ خدائے تعالےٰ آدمیوں کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے۔ اور جسے چاہے اُسے بخشتا ہے۔ گذشتہ سال ہم نے ایک دو یوروپین ملحدوں کا ذکر کیا۔ جو اس جنگ سے متاثر ہو کر خدا پرست بن گئے۔ اس وقت ہم ایک اور کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ پروفیسر ہیرگارٹو نامی ہے۔ جو کوپن ہیگن (واقعہ ڈنمارک) کا باشندہ ہے۔ ڈنمارک کا وہ بڑا مشہور و معروف شخص ہے۔ وہ اپنی ایک بڑی کتاب کی طبع ثانی میں یہ عجیب و غریب شہادت اپنی بابت دیتا ہے

"یہ امر میرے لئے نہایت افسوسناک ہے جو میں نے اپنی اس کتاب کے لکھتے وقت خیال کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت مجھ کو معلوم نہ تھا۔ کہ میرے غم اور اندوہ کیا ہونگے۔ میری زندگی کے بڑے بڑے موقعوں اور اس کے دکھوں اور دردوں میں میری روح تھرا اٹھی۔ اور وہ بنیاد جس پر عمارت بنانے کا میرا یقین تھا جنبش کھا گئی۔ خاموشی کے جاہ و جلال میں سنجیدہ





ایمان کے ساتھ میں یقین کرتا تھا کہ مجھے میری تمام ناگہانی ضروریات رفع کئے جانے کے لئے ایک محفوظ جگہ مل گئی ہے۔ مگر اب میں اس سوکہ سے نکل گیا ہوں۔ کیونکہ جب طوفان آیا اور میرا علم غم و اندوہ میں ملفوف ہو گیا تو سائنس کے سارے بل دھاگے کی طرح کھل اور جدا جدا ہو گئے۔ تب میں نے اس مدد پر قبضہ کیا جس پر بہت سے لوگ قبضہ کر چکے ہیں۔ یعنی میں نے خدا پایمان لانے کے ذریعہ سے اطمینان پایا۔ یقین جانو کہ اس وقت سے میں نے سائنس کو چھوڑ نہیں دیا بلکہ میں نے اس کو اپنی زندگی میں ایک اور جگہ دیدی ہے۔ جب اندرونی نگاہ کو تاریکی چھپا لیتی ہے اور تمام امیدیں خاک میں ملتی نظر آتی ہیں تو اس وقت میرا پختہ یقین ہے کہ صرف ایک لنگر ڈالنے کی جگہ ہے۔ یعنی سادہ مگر زندہ مسیحی ایمان۔ مبارک ہے وہ شخص جو منہیات تک پہنچنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ اور محفوظ جگہ پر اپنا لنگر ڈالتا ہے۔

برطانیہ کی مہربانیاں ہندوستان پر

ہندوستان کا شاذ ہی کوئی ناعاقبت اندیش باشندہ ان میامن کا اعتراف نہ کرتا ہوگا جو گورنمنٹ برطانیہ کی وساطت سے وقتاً فوقتاً اس ملک کو نصیب ہوتی رہیں۔ روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ برطانوی سایہ ہندوستان کے لئے ظل ہما کا نعم البدل ہے جس طرح والدۂ مشفقہ کو اپنے چہیتے بچے کی فلاح و بہبودی کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے۔ اسی طرح مادر برطانیہ کو اپنے چہیتے اور استعداد ذہنی میں ہنوز نو امیدہ طفل ہندوستان کی آسائش اور بہتری ہر آن مد نظر ہے۔ اور اُسے اپنے آغوش میں رکھ کر اظہار محبت کی ہر جائز سعی کو کام فرماتی ہے۔ اور ہر ایسے موقعہ کو جس سے باشندگان ہندوستان مستفید ہو سکیں منتظر مجھتی اور پیاری رعایا کو استفادہ بخشتی ہے۔ تفصیل لاطف ماضیہ کی تحصیل حاصل ہے۔ حال ہی میں گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کو ایک اور مہربانی کا مورد بنانے کا اعلان فرمایا ہے۔ یعنی سکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ اُن درخواستوں پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو اُن اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کی طرف سے اس غرض سے آئیں گی کہ اُن کو انڈین فائنس دملٹری ڈیپارٹمنٹ میں آسامیاں دی جائیں۔ جو فوجی خدمات کر چکے ہیں۔ اور جن کی عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور اب فوجی خدمات کے قابل نہیں رہے ہندوستان کو گورنمنٹ کے ریحانہ احسان اور خسروانہ فیضان کا زبان وفا ترجمان سے اظہار شکر و امتنان کرنا چاہیے۔

ایک نئی دریافت

ہندوستان کے محکمہ آثار قدیمہ نے حال ہی میں قدیم شہر ٹکسیلا کے کھنڈروں کے درمیان سے ایک دلچسپ دریافت کی ہے۔ یعنی کہ ایک برتن میں کچھ ہڈیاں اور ایک کتبہ ملا ہے۔ جس میں تحریر ہے کہ یہ ہڈیاں خود مہاتما بدھ کی ہیں۔ یہ اس قسم کی تیسری دریافت ہے۔ پہلی دریافت وہ ہے جو عرصہ گزرا ہے۔ کہ نیپال کی حدود پر سے ہوئی تھی۔ اور دوسری دریافت تھوڑا عرصہ ہوا کہ پشاور کے نزدیک ہوئی تھی۔ ان آثار قدیمہ کے مستند ہونے کے بارے میں اختلاف رائے تو ضرور ہوگا۔ لیکن ان کا بہت دور دور کے مختلف مقامات میں پایا جانا اس امر کی کافی دلیل ہے کہ فی الواقعہ یہ بدھ ہی کی ہڈیاں ہیں ساتھ ہی اس کے اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ مروجہ اور مستند روایت ہے کہ بدھ کی وفات کے بعد جب اس کا انتیشٹی کرم ادا ہو چکا تو اس کی ہڈیاں اس کے چیلوں کے درمیان تقسیم کی گئی تھیں۔ جو ان کو لے کر متعدد مختلف جگہوں پر چلے گئے تھے۔ اور اس ہڈیوں کو انہوں نے بڑی حفاظت سے رکھا تھا اور تعظیماً ان کو محفوظ جگہوں میں دفن کر دیا تھا۔ یہ دریافت ماندلے کے بدھوں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ مگر ابھی تک یہ اعلان نہیں کیا گیا کہ اُن ہڈیوں کو کیا کیا جاوے گا۔ سر جان مارشل نے ٹکسیلا میں اور بدھسٹک قدیم چیزیں دریافت کی ہیں۔ لیکن اُن کی بابت ابھی تک کوئی خاص خبر موصول نہیں ہوئی۔

ہندوستان میں سونے کی کثرت

ہندوستانی تجارتی ریویو کے حال ہی کے تعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ باوجودیکہ جنگ شدید جاری ہے۔ تو بھی ہندوستان میں سونا گجرات اور دیگر ممالک کی بہ نسبت بہت زیادہ آیا ہے۔ اور ہندوستان میں اس وقت سونا بہتایت کے ساتھ موجود ہے۔ سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء میں ہندوستان کے طلائی وغیرہ میں ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا سونا زیادہ آیا ہے۔ زیادہ تر

پہول سال یعنی ۱۹۱۵ء میں ۱۸ ملین مسکوک سکہ کا سونا زیادہ آیا۔ اس مقدار میں سے ۶۸۵۸۰۶۶ پونڈ کا سونا مسکوک نہیں۔ بلکہ سونے کی اینٹیں وغیرہ آئیں ۱۸۷۰ء سے ہندوستان کے اندر ۲۳۹۲۲۳۳۱۲۳ پونڈ کی قیمت کے طلا کا اضافہ ہوا ہے۔ اس بڑی بھاری مقدار میں سے صرف ۱۰½ ملین سونا ٹکسالوں اور گورنمنٹ کے خزانوں اور محفوظات میں موجود ہے۔ باقی کا سونا جو ۲۲۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی قیمت کا ہے وہ لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مقدار میں سے بہت سا سونا تو مسکوک شکل میں موجود ہے۔ یا اینٹوں اور سلاخوں کی صورت میں یا زیورات کی صورت میں۔ یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ کس قدر زیورات کی صورت میں تبدیل ہوگیا ہے۔ مگر یہ تو یقینی امر ہے کہ اس قدر سونا بالفعل ہندوستان میں آیا۔ اور باہر کہیں نہیں گیا پس اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں دولت کی برابر افزائش اور زیادتی ہو رہی ہے

مسیحی کافیاں

(اسی پرچہ کے سلسلہ)

مراسلات میں شاعر اشہر مسٹر واعظ صاحب کی منظومہ کافی بزبان پنجابی درج ہے۔ جو مضامین عشق حقانی و محبت صمدانی ملون ہے ہمارے پنجاب میں ایسی کافیوں کی از حد ضرورت ہے۔ عوام الناس کافی خوانی کے شوق میں ایسے تو ہیں کہ بسبب عدم موجودگی کسی مسیحی بیسان کی کافی کے وہ بلھے شاہ وغیرہ کی صوفیانہ عقیدہ والی کافیاں ہی گا کر دل خوش رکھتے ہیں۔ ناظرین نے بارہا دیکھا ہوگا۔ کہ اکثر محمدی فقیروں کی کافیوں کے سننے سے عجیب حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ حق ھو کے نعرے مارنے لگ جاتے ہیں۔ گو حقیقت شناسوں پر ظاہر ہے۔ کہ یہ حالت اُن کی محض نمائشی اور وضعی اور دور از حقیقت ہوتی ہے۔ مگر تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ کافیاں ان میں ایک عجیب قسم کا ترنگ و جوش بھر دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ گھنٹوں سر مارتے رہتے ہیں اور اپنے جسم کے ضربات شدید سے مضروب ہونے کے باوجود بھی اُف تک نہیں کرتے۔ نظم اور اُسکا خاص لحن بجائے خود محرک طبائع انسانی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ساتھ ہی وہ نظم صبغہ معرفت و عشق الٰہی میں مصبوغ ہو۔ تو اس کے موثر بعبرت ہونے میں کیا شک ہے۔ اُمید کہ اس کافی کو مقبولیت عام حاصل ہوگی۔ اور جیسا کہ مسٹر واعظ صاحب نے اپنی ایک تحریر میں وعدہ فرمایا ہے بشرطِ اس کافی کے پسند عام ہونے کے اُن کی طرف سے اور ایسی کافیاں بھی وقتاً فوقتاً درج اخبار ہو کر ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوتی رہینگی۔

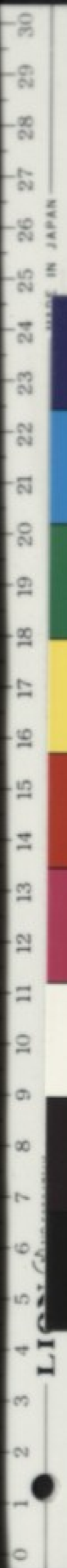
حضور وائسرائے کی ہند سے روانگی

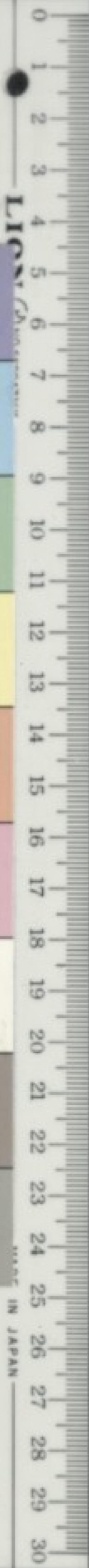
ہمارے خیر اندیش اور ہر دلعزیز وائسرائے ولایت واپس جانے کے لئے ۲ اپریل کو بمبئی میں پہونچینگے۔ اور اُسی روز میل سٹیمر میں سوار ہو کر انگلستان کو روانہ ہو جائیں گے۔ یہ امر بہتوں کے تاسف کا باعث ہوگا جو ہز اکسیلنسی کو الوداعی ضیافت دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضور وائسرائے ان دعوتوں میں سے کسی کو قبولیت کا شرف عنایت نہیں کر سکتے لیکن چونکہ آپ کا بمبئی میں قیام بہت ہی محدود ہوگا اسلئے ہز اکسیلنسی صرف اُن ہی لوگوں کے ایڈریس قبول کرنے کو تیار ہونگے جو اس وقت وہاں حاضر ہونگے۔ اغلب ہے کہ یہ مختصر سی ملاقات بمبئی کے ٹون ہال میں ہوگی۔ لیکن عام پبلک کو الوداعی کا وہی موقعہ ملیگا جبکہ ٹاؤن ہال کو جاتے ہوئے وائسرائے صاحب کی سواری شہر میں سے گذرے گی۔ امید کیجاتی ہے کہ لارڈ چیلمسفورڈ ۱۳ مارچ کو بمبئی میں تشریف لائینگے۔ اور اپولو بندر پر اُن کو خیر مقدم کا ایڈریس میونسپلٹی کی طرف سے دیا جائیگا۔

ہماری دعا ہے کہ ہر دو وائسرائے صاحبان بخیریت صحیح و سلامت سمندر کے سفر سے اپنے اپنے منزل مقصود کو پہونچ جاویں ❖

لنڈن ۷ فروری۔ بلقانی رزمگاہ میں سالونیکا کی خبر ہے کہ جب سے اتحادی فوجوں نے رجعت اختیار کی ہے۔ تب سے فرانسیسی اور بلغاریوں کی جاسوسی کرنے والے رسالہ کے درمیان ڈائرن فرنٹ پر جو سرحد سے نصف میل جنوب کو ہے۔ پہلی مرتبہ مٹھ بھیڑ ہوئی۔ فرانسیسیوں کے دو زخمی ہوئے۔ بلغاریوں کے نقصان کا پتہ نہیں۔ فرانسیسی جاسوس رسالہ دشمن کی طاقت سے موازنہ کرنے میں بڑا سرگرم کار رہا ہے۔

پیرس کی خبر ہے کہ مقام ڈورڈو پر سرویوں نے آسٹریوں کو پچھاڑا ہے۔





مراسلات

ٹریکٹ سوسائٹی اور مسیحیوں کے فرائض

سلسلہ کے لئے دیکھیے ۲۸ جنوری کا پرچہ

نور افشاں میں یو پی کے مسیحیوں کی طرف سے راقم کے سوا کوئی نامہ نگار نہیں۔ اور بعض برسوں سے سال میں ایک مضمون بھی لکھنے والا نظر نہیں آتا۔ پنجاب کے مسیحیوں میں سے البتہ نور افشاں اور مسیحی تجلی میں قریباً ۲۵-۳۰ مسیحی کبھی کبھی لکھا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس سے زیادہ ہوں۔ سال دو سال میں کسی ولایتی مشنری کا مضمون بھی نور افشاں میں بھولے بھٹکے طور پر ایک آدھ نظر سے گذر جاتا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے۔ میرے خیال میں بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ ان اخباروں میں لکھنا پڑھنا ہمارا فرض نہیں بلکہ مشنریوں کا مگر بہت زیادہ اس سے اس لئے معذور ہیں کہ وہ اردو ہندی زبانوں سے کافی طور پر واقف نہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کا یہ عذر قبولیت کے لائق نہیں۔ کیونکہ جب وہ اس ملک کے باشندوں میں کام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تو اُن کی زبان اور علم ادب اور مذہب سے کافی طور پر واقف ہونا ضروری امر ہے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ اب کافی طور پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں اب اور کیا ضرورت ہے۔ مگر یاد رہے کہ ہم بابا آدم کے زمانہ کے چرخہ سے اس زمانہ میں کام نہیں نکال سکتے۔ (۵) ہندو و محمدی فرقوں میں نئے نئے فرقے نکل آئے ہیں اور اُن کے عقیدے مختلف ہو گئے ہیں (۶) علم و عقل میں دن بدن ترقی ہوتی رہتی ہے۔ تو ہمارے دینی علم ادب میں بھی ترقی ہونا ضرور ہے۔ علاوہ یورپ و امریکہ میں مسیحیت کی نسبت تحقیق کے نئے نئے بیان ایجاد ہوا کرتے ہیں۔ اور وہ کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ سے ہندوستان کیا تمام دنیا میں مشتہر ہوتے رہتے ہیں۔

(۲) امر جو آپ کی توجہ کے لائق ہے کہ ہم کیا کریں کہ ہمارے ملک میں مسیحی لٹریچر اردو ہندی اور انگریزی میں بقدر ضرورت ہر زبان کے بڑھے اور غیر مسیحیوں سے مقابلہ کرنے اور اُن کو مسیحی مذہب کی خوبیاں دکھانے اور اُن کے باطل اعتراضوں کے رفع کرنے میں زور پکڑے۔ اور تعلیم یافتہ غیر مسیحیوں اور مسیحیوں کے لئے زیادہ کار آمد اور مفید ثابت ہو۔ تو جب ہم اس ضروری سوال پر غور کرتے ہیں تو پہلا امر اس کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کیا ہمارے پاس اُن غیر مسیحیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی آدمی اور سامان ہے یا نہیں۔ آدمیوں کی نسبت پہلے جب ہم مشن کے کارگذاروں پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اور دیگر مشنوں میں ولایتی اور دیسی کارگذاروں پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اور دیگر مشنوں میں ولایتی اور دیسی کارگذار مرد اور عورتیں جو منادی کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ یو پی اور پنجاب میں قریباً ۹ سو ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں غلطی ہو۔ دیسی چھوٹے چھوٹے کارگذاروں کا شمار لگا کر اس سے زیادہ ہو۔ اور مشن کی دینی خدمت میں مشن اسکولوں کے اُستاد جو انٹرنس پاس سے ایم اے پاس تک کام کرنے والے ہیں وہ یو پی اور پنجاب میں کم و بیش تخمیناً تین سو ہیں۔ علاوہ ان کے کتنے پاسٹر اور ٹرننگ سکولوں اور چھوٹے چھوٹے مدرسوں۔ اور علم الٰہی کے مدرسوں میں بھی لائق اشخاص جنکا شمار بھی ایک سو کے قریب ہوگا تو قریباً ۱۳۰۰ اشخاص ہوتے ہیں۔ کیا ان تیرہ سو اشخاص میں سے تین سو (۳۰۰) کارندے ایسے نہیں نکل سکتے جو اردو ہندی انگریزی زبانوں میں لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور جدعون کی فوج کے تین سو چنے ہوئے سپاہیوں کی مانند لاکھوں ہزاروں کا مقابلہ کر کے انہیں شکست نہیں دے سکتے ہیں۔ ضرور اگر جاگ اُٹھیں اور مردانگی و ہمت کو کام میں لائیں۔ اگر بارہ شخصوں نے دنیا کو اولٹ دیا۔ تو کیا تین سو اس ہندوستان کو اولٹ نہیں دے سکتے ہیں۔ ضرور علاوہ اس کے جو یو پی اور پنجاب میں کام کرتے ہیں۔ اُن کو اردو ہندی جاننے کی تحریک دلائی جاوے تو شمار بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔ پھر اگر بعض اُدھیڑ عمر اور بعض ضعیف العمر ہو گئے ہیں اور اردو ہندی سیکھنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ تو وہ انگریزی زبان میں۔ انگریزی اخباروں میں لکھ سکتے ہیں۔ اب اگر تین سو صاحبان ہر ماہ میں ایک مضمون لکھا کریں تو قریباً نصف اخباروں کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ پھر ہم کو ایسے مسیحی کارگذاروں کی بھی اس کام میں بہت ضرورت ہے۔ جو ہندو مذہب کی کتابوں کی پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے سنسکرت سے واقف ہوں۔ اور محمدی مذہب کے لئے عربی سے واقف ہوں۔ اگر چند مسیحی جوان ان زبانوں کے سیکھنے کے لئے تیار کئے جائیں۔ اور اُن کے لئے ایک خاص گریڈ بنایا جاوے جو انگریزی بی اے۔ ایم اے کے مثل ہو۔

(۳) امر سامان۔ اس کی نسبت میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس ایسے اپنے چند اخبار ہوں جن میں ہم جواب لکھا کریں اور ہندو۔ آریوں اور

مددی صاحبان کے اخباروں کی خریداری کی جاوے تاکہ اگر ممکن ہو تو اُن میں بھی جواب لکھ سکیں۔ اور نیز ہر مشن اسٹیشن اپنی اپنی گنجائش کے مطابق ایک ایک یا دو دو اخبار خرید کرے۔ تاکہ پڑھنے کا موقعہ ہر دیسی اور ولایتی خادم الدین اور نیز ہر کارگذار کو حاصل رہے اور ہر اسٹیشن سے ماہ بماہ چند اشخاص باری باری ان کے جواب دینے کے لئے مقرر کی جاویں۔ اور اُن کا فرض منصبی قرار دیا جاوے۔ یہ امر ہم مسیحی خدمت گزاروں کے لئے نہایت قابل افسوس ہوگا اگر ہم اس کو اپنا فرض سمجھ کر ایک مضمون بھی ماہ دو ماہ میں لکھنے کے لئے تیار نہوں۔ اور اگر سب کارگذار اس میں رضامند نہ ہوں تاہم ایک کثیر تعداد ضرور والنٹیر نکل آئیں گے۔

(۳) ہم اُن مسیحی خدمتگذاروں میں سے چند بالیاقت شخصوں کو اس خاص کام کے لئے مخصوص کریں۔ جنکا کام مسیحی لٹریچر تیار کرنے کا ہو۔ اور مخالفوں کی تحریروں کا جواب دینا ہو۔ اگر ہم ایک درجن یا آدھی درجن کم از کم اخبار جاری نہیں کر سکتے۔ تو ایک ایک اور دو دو پیسہ کے رسالہ چھاپ کر مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں فروخت کریں اور اس طرح سے یہ کام آسانی سے چل سکیگا۔ اور رسالوں کے چھاپنے کی قیمت نکالکر زائد منافع اس رسالہ کے لکھانے کو دے دیا کریں تو ممکن ہے کہ بہت سے صاحبان اس میں حصّہ لیتے ہیں۔ یہ میرے چند اپنے سجیشنس یا رائے ہے۔ آپ صاحبان اور دیگر ناظرین اس میں جو اور کارآمد صلاحیں دیں اور جس طرح سے ہوسکے اس کام کو انجام دیں تو ہم اپنی ضرورت کو حل کر سکیں گے۔ مگر یاد رہے کہ کام نہایت ضروری ہے۔ اور اس کو کسی نہ کسی طرح سے چلانا ہمارا فرض ہے۔ میں اس کام کی ضرورت اور اہمیت کی نسبت ٹریکٹ سوسائٹی مطبوعہ ۱۹۱۳ء مقام الہ آباد سے جو ایڈنبرا کانفرنس کے سلسلہ میں ہندوستان میں بصدارت ڈاکٹر ماٹ کے قائم ہوئی ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس پیش کرتا ہوں۔

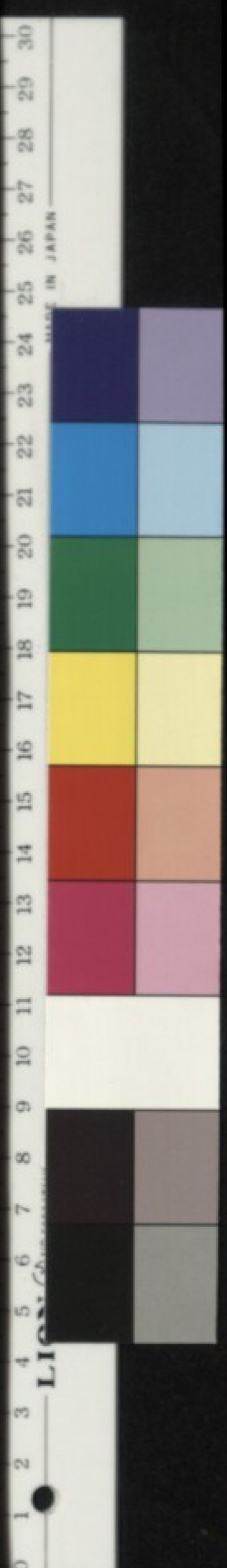
ٹریکٹ سوسائٹی ایڈنبرا کے سلسلہ میں۔

قائم کردہ کانفرنس کمیٹی ہندوستان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جس نے اس امر پر توجہ دلائی ہے کہ ہندوستان کے مشنری کام کے لئے جلد بڑھنے والے مسیحی علم ادب کی نہایت ضرورت ہے۔ اور نیز اس اپیل کے لئے جو مسیحی چھاپنے والی سوسائٹیوں۔ اور مشنری سوسائٹیوں اور ہندوستانی کلیسیاؤں سے کی گئی ہے۔ شکرگزار ہے کہ وہ موجودہ انقلاب کی ضرورت کو محسوس کریں۔ اور کہ وہ مسیحی لٹریچر کے واسطے ایسی نئی تدبیروں کو کام میں لاویں۔ جو دوچند محنت و جانفشانی۔ نئے ارادوں کے ساتھ عمل میں لائی جاوے۔ اور ایسے وسائل کو جن کا بہم پہنچایا جانا ممکن ہے کام میں لاویں کہ جن سے مسیحی کتابیں اور رسالہ تمام ہندوستان میں پھیلائے جا سکیں۔

(۲) مسیحی علم ادب کی طبع کرنے والی سوسائٹیاں

اس ملک کی اُس سفارش کے لئے جو قومی کونسل کی جانب سے جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء میں فراہم ہوئی شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور اس کونسل سے ذیل کا اقتباس عام واقفیت کے لئے پیش کرتی ہے۔ یہ کانفرنس چاہتی ہے کہ آپ کو ہندوستان کے مشنری کام میں علم ادب کی نسبت جلد بڑھنے والی ضرورت کی جانب نہایت زور سے توجہ دلاوے۔ گذشتہ دنوں میں اس کی ترقی کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام بہت کم کیا گیا ہے۔ اور اس کانفرنس کو اس امر میں شک ہے کہ آیا مشنری صاحبان جو ہندوستان میں ہیں اور جو امریکہ اور یورپ میں ہیں اس وسیع اور جلد بڑھنے والے کھیت کو جو مسیحی تاثیروں کے لئے کھلا ہوا ہے محسوس کرتے ہیں۔ تعلیم کے بڑھ جانے سے ہندوستان کے لوگوں کا علم ادب مستقل طور پر ترقی کرتا جاتا ہے ہندوستانیوں کے دل غربی طریقوں کے طور پر سمجھ اور خیالات کی طرف جاگ اُٹھے ہیں۔ اور اس لئے اُن کی خوراک کے واسطے ہر قسم کا نیا علم ادب درکار ہے۔ اُن کے بڑے مذہبی فرقہ اپنے علم ادب کو کثرت سے وسعت کے ساتھ اشاعت دے رہے ہیں اور وہ علم ادب بہت کچھ مسیحی مذہب کے خلاف ہے۔ اور ہندوستانی مسیحی بے شمار اور عقل میں بڑھتے جاتے ہیں اور اُن کے لئے بھی وقت کے مطابق تازہ اور عمدہ مختلف قسم کا علم ادب درکار ہے۔ یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ ایک نیا انتظام جو ہندوستان کے بعض حصوں میں رائج ہے۔ مقرر کیا جاوے جس کے مطابق ہر صوبہ میں ایک ایک مشنری اس کام کے لئے علیحدہ کیا جاوے (راقم مضمون کی رائے ہے کہ ایک مشنری کے ساتھ ایک ہندوستانی مسیحی بھی ضرور ہو) جو اس صوبہ کی زبان میں جتنے علم ادب کے لکھنے والے ہیں اُن کی ہدایت کرے۔ اور انہیں تحریک دلاتا رہے۔ اور جس قسم کی اُن کو ضرورت ہو چلا آتا ہے۔

(۳) لیکن چونکہ قاعدہ ہے کہ باتاثیر علم ادب کا کام اُن ہی شخصوں سے عمدہ طور پر انجام دیا جا سکتا ہے۔ جن کو ہندوستان میں مسیحی کام کا بہت بڑا تجربہ ہو اور جو روزانہ لوگوں کے ساتھ ملتے جلتے رہتے ہوں۔ لہذا یہ کانفرنس اُمید کرتی ہے کہ ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس کے ذریعہ سے چند ہندوستانی مسیحی یا چند یوروپین صاحبان





جو اس کام کے لائق ہوں۔ دیگر کاموں سے چند مدت کے لئے آزاد کئے جاویں۔ تاکہ وہ علم ادب تیار کریں ✣

(۴) مختلف سوسائٹیوں کی ہوم کمیٹیاں جو ہندوستان میں مسیحی علم ادب کی مشتہر کرنے والی اور اس کی مہیا کرنے والی ہیں۔ اور وہ مشنیں ہندوستان کی جو علم ادب کے چھاپنے والی ہیں۔ چاہئے کہ وہ ایسی فیاضی کے ساتھ اس کام کے لئے روپیہ عطا کریں کہ جس سے بزنس کے نکتہ خیال سے وہ اپنے کام میں قاصر نہ رہے۔

(۵) یہ کانفرنس فارن بورڈ مشن کے سامنے ان تجویزوں کو بڑے بھروسہ کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ کہ وہ ان امور کو پسند کرے گی اور منظور کرے گی۔ اور مشنوں کے سامنے اور مسیحی کلیساؤں کے سامنے پیش کرتی ہے کہ وہ موجودہ ضرورت کو محسوس کر کے نئے ارادہ کے ساتھ اور چند محنت و جانفشانی کے ساتھ ایسی تجاویز نکالیگی کہ جس سے علم ادب پیدا کیا جاوے۔ اور کہ ہر ایک وسیلہ کو جس کا بہم پہونچایا جانا ممکن ہے کام میں لادیں گی تاکہ مسیحی کتابیں اور رسالہ تمام ملک ہندوستان میں اشاعت پاویں ✣

(۶) پراونشیل سوسائٹی۔ مشنری کونسل صوبہ متحدہ (ہنوز معلوم نہیں ہوا کہ وہ کون سے مصنف ہیں) اور صوبہ متوسط کی کوششوں کا اعتراف کرتی ہے۔ کہ انہوں نے مصنفوں کو بہم پہونچایا ہے۔ اور ہندوستانی کلیساؤں کو اس کام میں دلچسپی دلائی ہے۔ (وہ کون کون سی کلیسیائیں ہیں کہ وہ مسیحی علم ادب تیار کریں۔ اور پراونشیل مشنری کونسل صوبہ متحدہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ وہ کلیساؤں سے اپیل کرے کہ جہاں تک ممکن ہے ایک اتوار ہماری کلیساؤں میں مقرر کیا جاوے۔ جس میں ایک اڈریس ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق دیا جاوے۔ اور اس کی امداد کے لئے چندہ لیا جاوے۔ چنانچہ راقم نے ۲ اگست ۱۹۱۴ء کو یہ درس مِن پوری کلیسیا میں سُنایا)

درس کا خلاصہ اور اپیل

میں نے آپ کے روبرو ۱۹۱۱ء کی رپورٹ ٹریکٹ سوسائٹی سے کل مسیحی کتابوں کا شمار قریب قریب جو یوپی اور پنجاب کے مسیحیوں اور یورپ اور امریکہ کے مسیحیوں سے لکھی گئی ہیں پیش کیا۔ اور نیز ٹریکٹ سوسائٹی کی رپورٹ مطبوعہ ۱۹۱۳ء سے اڈنبرا کانفرنس اور نیشنل کونسل کلکتہ کا خلاصہ پیش کیا۔ ان کتابوں کے شمار میں کچھ حصہ پنجاب کی ٹریکٹ سوسائٹی کا رہ گیا ہے۔ اس سے شمار میں کچھ کمی رہگئی ہوگی۔ اور ان کتابوں کی مختلف اقسام بھی آپ کے روبرو پیش کی گئی ہیں۔ میں نے آپ کو یہ بھی دکھلا دیا کہ یہ کتابیں مختلف اقسام کی کن کن مسیحیوں کے ذریعہ سے لکھی گئی ہیں۔ اور یہ بھی دکھلا دیا کہ ابھی کن کن نئے فرقوں کی جانب ہماری طرف سے لکھنے میں کمی و کوتاہی کی جاتی ہے اور ہندوستان کے نئے تعلیم یافتہ جوانوں کے لئے مسیحی علم ادب کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایک خاص امر جس پر ابھی ہم مسیحیوں کی ہنوز توجہ نہیں ہوئی۔ اور نہ ٹریکٹ سوسائٹی اور نہ اڈنبرا کانفرنس کی طرف سے اس امر میں کسی قسم کی تحریک ہوئی ہے۔ اور وہ ہمارے ملک کے غیر مسیحی اخبار ہیں۔ اور کس قسم کے مضامین ان اخباروں میں مسیحی مذہب کے خلاف لکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض اپنی اہمیت اور سنجیدہ ہونے کے اعتبار سے قابل جواب ہیں اور پُر از بہتان اور طنز آمیز مضامین ہیں۔ اور وہ بھی ہماری توجہ کے لائق ہیں۔ اور میں نے آپ کے روبرو یہ امر بھی دکھا دیا کہ ہمارے ولایتی اور دیسی مسیحیوں میں ۲ توڑے لیکر پانچ۔ اور دس توڑے موجود ہیں۔ ان کا شمار یوپی اور پنجاب میں کس قدر ہے اور اگر ہم دیسی مسیحیوں کی کلیسیا کی طرف دیکھیں تو دس کیتھولک مسیحیوں کو چھوڑ کر ۲۰ لاکھ سے کم نہ ہونگے۔ پس ان بیس لاکھ مسیحیوں میں سے کم از کم پانچ ہزار تو یوپی اور پنجاب میں موجود ہونگے۔ جو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ پس کیا یوپی اور پنجاب کے مسیحیوں میں سے کھڑا ہو کر سچائی کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس کام میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا ہوں میرے پاس کوئی توڑا نہیں جس سے میں کچھ کر سکوں اب اگر ہم کچھ نہ کریں تو ظاہر ہے کہ ہم اُس آدمی کی مانند ہیں۔ جس نے اپنا توڑا یا توڑے زمین میں گاڑ دیئے ہیں۔ اگر آج ہماری گورنمنٹ ہم سے یہ درخواست کرے کہ ملک ہندوستان کی حالت خطرہ میں ہے۔ اور مسیحیوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کرے تو کیا ہم اپنے اور اپنی اولاد کے فائدہ کے لئے اور خصوصاً مسیحی سلطنت کے قایم رکھنے کے لئے اپنے مال و جان سے کوشش نہ کرینگے کہ سلطنت قایم رہے۔ تو جس حال کہ مسیحی سلطنت کے مالک اور خداوندوں کے خداوند کی سلطنت کے خلاف حملے کئے جاتے ہیں اور اس پر کفر بکا جاتا ہے تاکہ وہ برباد کی جاوے اور مسیحی قوم کو ذلیل کیا جاتا ہے تو آپ کی غیرت اور حمیت کہاں ہے۔ رسولی کلیسیا اور اس کے بعد کی کلیساؤں نے تو کوڑے کھا کر اور قید میں پڑ کر بلکہ لاکھوں جانوں کو نثار کر کے بھی خداوند مسیح کی سلطنت کو دنیا میں ترقی پر ترقی دی۔ اور قایم کیا۔ پھر آپ عیش پرستی اور دنیاداری میں اس قدر مصروف ہیں اور مصروف ہیں کہ آپ اپنا تھوڑا سا وقت۔ دل و

دماغ اور روپیہ اس کام کے لئے صرف نہیں کر سکتے۔ اے میرے عزیز مسیحی بھائیو جاگو۔ اور ہوش میں آؤ۔ خداوند کے لئے آج کام کرنے کا دن ہے۔ اور اپنے عزیز منجی کے لئے جس نے اپنی جان تک دیدی۔ جان نثاری کا وقت ہے۔ ناظرین سے یہ بھی عرض ہے کہ اگر کسی مسیحی مصنف کا نام رہ گیا ہے۔ تو وہ مجھے معاف کریں۔ محض میری لاعلمی کے باعث سے ہوا ہوگا۔ اور یہ بھی بمنت عرض ہے کہ اس امر میں وہ اپنے خیالات اور صحبت نس پیش کریں کہ ہم اس کام کو کس طرح سے انجام دے سکیں۔ تاکہ ہمارے خداوند کی سلطنت اس ملک بلکہ تمام دنیا میں قایم ہو۔ اور ہم اس کام میں دل وجان سے لگے رہیں گے۔ جبتک کہ اس کے مخالف زیر نہ ہوں۔ اور یہ ہندوستان بلکہ دنیا خداوند کے لئے فتح نہ ہو جاوے۔

راقم: بھائیوں کا خادم۔
جے۔ ایم۔ غلام مسیح

یاد محبوب

(کافیاں بزبان پنجابی۔ از و۔ع۔ظ)

توں محبوب مسیحا میرا
تیرے باجھوں میلا کیہڑا
تیرے کوچے رکھاں پھیرا
میں ہاں جانی عاشق تیرا
تیرے بوہے میرا ڈیرا
شوق ہے مینوں تیرا

۲

تو قربان ہے میرے اتوں
حق محبوب میرے دل واتوں
توں میں راہ ہیں جاواں جیتوں
میں ہاں واری تیرے اتوں
تینوں ویکھاں وڈے کے بھتوں
توں ایں در میں باری دا

۳

سولی چڑھ توں جان گنوائیں
قبروں اٹھ آسمانی جاویں
عاشق اپنا کول بلاویں
اندر قبر دے توں سماویں
اپنی پریت دکھاویں
ڈاڈھا اچنبہ اسرار دیا

۴

تیری پریت انوکھی ڈٹھی
عاشق دی جان تے تٹھی
اوہنوں کرندہ دوس چٹھی
شہد دے نالوں وی ہے مٹھی
گلی پھیر انجیلی چٹھی
عاشق صورت نہار دیا

۵

پاپیاں دا توں تارنہارا
عشق دی سار دکھاونہارا
حال ولاندا جانن ہارا
ڈبیاں پار لنگھاون ہارا
دشمن توں نرک بچاونہارا
اندر مقتوں جان نچھاوردیا

۶

دل توں بندے کولوں لگے
سب کسے توں جیکر ڈگے
عشق دے رنگ پھیر اہنوں لگے
بندہ تینوں کاہنوں سنگے
اوہنوں کر واتو ہیں چنگے
جسنوں چاہ دلدار دیا

۷

سب نوں نیڑے کول بلاویں
نہاتیاں آب حیات پلاویں
نال پریت دے گول بٹھاویں
درد ٹی جیون دی کھلاویں
انہاں نوں دیدار دکھاویں
موڑوں نہ ہنکاری دا

۸

توں ہیں اک محبت والا
دیون ساری برکت والا
حکمت نال کرامت والا
رحمت نالے الفت والا
نعمت والا شفقت والا
نام تیرا ستاری دا

۹

عاشق تیرے دین دوہائی
تھکی تینوں جگتے آئی
سانوں دیوے جگت دوہائی
ہنڈدی جتیں گھول گھمائی
رج دی وقتی سانوں سائی
چار چوفیرے کوکٹ پکاری دا

۱۰

جیہڑا تیرے بوہوں جاوے
تھائیں تھائیں دھکے کھاوے
ٹٹے واگوں پیہ کھاوے
اوہنوں چین کتے نہ آوے
لعنت پھٹکاں خلقت پاوے
در در تھوں دُرکار دیا

۱۱

سب تھوں تیرا روپ نرالا
دیدیں سب تھوں تیرا پالا
جگ دے اندر جد توں آیا
رب جلالی دا توں سایہ
انکھیں نور تیں مریم جایا
وتکھا رب غفاری دا

۱۲

رب دے اندر توں ہیں وسدا
باجھ تیرے ایہہ سب کسدا
جانے تینوں ہر توں جیندا
تیرے اندر رب ہے وسدا
تیرا جو ہے تول ہی تس دا
خالق خلقت ساری دا

۱۳

رو گئیاں دے تروں وگ کھویاں
دکھیاں سائے دکھ ونجاویں
بھٹکے تکے راہ تے لیاویں
انھیاں تائیں نین دکھاویں
لنگیاں نوں تیں چار کراویں
تیرا شکر گزاری دا

۱۴

دکھاں اندر توں ہیں بھائی
سولی پاپیاں بھی چائی
نرکوں ساڈی جند چھڑائی
تینوں جگ تے چھکتی آئی
اپنی موت دی تیں ہوکھائی
دان کیتو کرتاری دا

۱۵

تیرا ڈھونڈھنو لا جیہڑا
تسنوں رب دے کول پہانندا
اسنوں وی تعین توں ہر جاندا
اوہنوں حبیب دے توں لبھاندا
اپنا روپ انوپ دکھاندا
اوہ نہ پھیر وساری دا

۱۶

خلقت پاپاں وچہ ڈُبی
سول گناہ دی دل وچہ چُبھی
زخمی کیتا نالے کُٹھی
جاتن دیو چھڈا ہمری کُٹھی
وولتی نے سب کرنی کُٹھی
پھٹ لگا تلواری دا

۱۷

رحمت تیری ایڈی ساہیں
خلقت رحمت نال بچائیں
عدل کریں تاں جا کتھائیں
جس دا مول کنارہ نائیں
رحمت وچ میں سینہ دہائیں
فضلوں پار اتاری دا

۱۸



جے کوئی تینوں روز دھیاوے
تیری اُستت ہر دم گاوے
تدہ نوں گھر اُدھ ستاوے
تیرے اگے سیس نواوے
پچھتاوے تے کرلاوے
اوہو بندہ تاری دا۔

۱۹
بندہ جے اس گل نوں جانے
تیرے کے خاک نہ چھانے
گھر وچ بیٹھا موجاں مانے
رحمت تیری خوب سیانے
تدھ نوں مکتی داتا جانے
ایہہ بہار اوتاری دا۔

۲۰
تینوں چھڈ کے جہڑا جاوے
انہوں کوئی نیہہ شاوے
ریاں وچ اوہ پیر دھراوے
ہر دھکوں اوہ دھکے کھاوے
کسے تھوں چنگا آہ نہ بجھاوے
ہر اک تھوں وکاریدا۔

۲۱
جہڑا تیرا بندہ ہووے
دنیا دلوں ہتھ اوہ دھووے
جائے ہر دم گدی نہ سووے
تیرے بوہے آن کھلووے
اپنے پاپاں اُتے روے
ایہہ من سواری دا۔

۲۲
ہمت دے سناوا تاہیں
دیلا نہ گنوان اذاہیں۔
دشمن نوں تھاں نہ سکائیں
رات دنے اُڈیاں ڈھائیں
انجیل سناون تھائیں تھائیں
دیلا مددگاری دا

۲۳
چوہنہ کوئی توجہ تیری شاہی
دیون تیری لوک دوہائی
پہنچا مے تو سانوں لئی
دشمن دے گلوچہ پا وے پھائی
نکوں ساڈی جان چھڑائی
کاہو مے تاں کاریدا

۲۴
سُن دعاہن میرے سائیں
رو کریں توں سبھ بلائیں
مینوں سدھے راہ چلائیں۔
سُکھے نوں ہن خیر توں پائیں
پاپ میرے توں سبھ ٹائیں
طالب صورت پیاریدا

۲۵
بروا تیرا اہنوں بروے
اہنوں اپنی روح تھین بھروے
اوہدے اُتے رحمت کروے
وچہ آسمانی اہنوں گھر دے

ماڑا ہے ہن چنگا کر دے۔
واعظ ہے سر کاریدا۔
آر۔ ایم۔ واعظ
کلارک آباد۔

شعر و سخن

غزل فارسی

در مدح سرور کائینات شاہِ نجات۔ اشرف انبیاء۔ فرزند خدا۔ مولانا و ربنا

یسوع المسیح دام جلالہٗ

مطلع

تو آفتاب خوبی من ذرۂ حقیرم
تو شاہِ ملکِ ہستی من بندۂ اسیرم

(۲) بسزد تراکہ بدہم جان و دلم بہر دم
زنگاہ تو حیاتم ز تغافلت بمیرم

(۳) عشقت درون جانم چوں موج بحر حیواں
از خونِ دل بہر دم ایں مژدہ را بشیرم۔

(۴) باشد نہ احتیاجم از مال و ملک فانی
از دولتِ حیاتِ جاوید من امیرم

(۵) من طائرے ز قدسم در سلانہ زار رضواں
آنگاہ کہ از جلال و از مرتبت خبیرم۔

(۶) ذرم ز نور تو ہست جسم ز خاک دنیا
حقا کہ در ازل بود معصومیت خمیرم۔

(۷) بدہند مرا بہ پستم گر آفتاب و ماہتاب
باحرفِ سخن صدق حقانیت نگیرم۔

(۸) یار خلعِ عرفاں از لامکاں مکانم
بائید نہ لعل و گوہر نے اطلس حریرم۔

مقطع
مددے ز روح ہادی من میرے مدح گو
از تو مرا کفالت تو ناصری نصیرم

راقم خاکسار جی اے میسری
از یونی اسرکین مشن
پٹھانکوٹ پنجاب

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حفظان صحت کا خاص خیال یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی
تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو علیحدہ
مکمل بنانیکی غرض سے تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے صرف مڈل
پرائمری کی تین جماعتیں ایک مسیحی ٹیچر صاحب کی زیرنگرانی رکھی
جاویں شرح خرچ خوراک مع فیس علاوہ کتب کا ہوا کرنیکا فی نام ادا
۳ دل للعہ ہول للعہ صنعتی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری
وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں مشن
کے سکول بورڈ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت میں کمی شامل ہے
۔ ۔ تمام کرسچن سکول ۔ ۔ ۔ مزید حالات کے لئے
خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۴ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ ۔ ۴ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۵ر
قیمت بہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۳	۵	۸
چوتھائی کالم	۵	۸	۱۴
نصف کالم	۸	۱۴	۲۵
پورا کالم	۱۴	۲۵	۴۰
پورا صفحہ	۴۰	۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۱ر مگر پیسے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ :- نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۔
اطلاع خصوصی ۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف
ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس
نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیں
ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم
ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار
غلط املا نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے ۔
چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر
ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے نمبر ہونے چاہیں اکثر صاحبان حاشیہ
پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے
بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے ۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی و اردو رومن
اردو اور الہ آباد سے شائع ہوتا ہے جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں
کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع
ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ر سے ۶ر تک
نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ضلع الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں ۔

پادری ای ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ۔ ۔ ۔ چھپا ۔